سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۱ اپریل بوقت ۹ بجے صبح

کل شام بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خُدا سے جُدا ہو کر پیدا ہوتا ہے

لہٰذا اس کا دُور کرنا خدا کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کے ساتھ وابستہ ہے

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو ...... گناہ کے دُور کرنے کا علاج صرف خُدا کی محبّت اور عشق ہے۔ لہٰذا وہ تمام اعمالِ صالحہ جو محبّت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں کیونکہ انسان خدا کے لئے نیک کام کرکے اپنی محبّت پر مُہر لگاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی، یہ وہ پہلا مرتبہ محبّت ہے جو درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار جس سے یہ مطلب ہے کہ خدا سے الگ ہو کر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کرکے پورے طور پر اپنی جڑھ زمین میں قائم کرلیتا ہے۔ اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ جو اس حالت سے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑھیں پانی سے قریب کرکے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خُدا سے جُدا ہو کر پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا دُور کرنا خدا کے تعلق سے وابستہ ہے۔ پس وہ کیسے نادان لوگ ہیں جو کسی خودکشی کو گناہ کا علاج کہتے ہیں۔ یہ ہنسی کی بات ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سردرد پر رحم کرکے اپنے سر پر پتھر مارے۔ یا دوسرے کے بچانے کے خیال سے خودکشی کرلے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۴۲)

اخبارِ احمدیہ

—○ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ ریڑھ کی ہڈی کو سیٹ کرنے کے لئے دو دفعہ اپریشن ہو چکا ہے۔ درد ابھی کافی ہے شاید تیسری دفعہ بھی اپریشن کی ضرورت پیش آئے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—○ ربوہ — ہمارے مبلغ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما (یوگنڈا) کی صاحبزادی عزیزہ ریحانہ گزشتہ دو ہفتہ سے ربوہ میں علیل ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیزہ موصوفہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

—○ ربوہ۔ انشاء اللہ العزیز آج مورخہ ۲۱ اپریل بروز بدھ مسجد محمود میں بعد نماز عشاء پونے نو بجے مرکزی تربیتی کلاس کے اجلاس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد "غیر مبائعین کے مسلک کا تاریخی جائزہ" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(منتظم تربیتی کلاس)

—○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں ہو متقول کا جمع ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲۔ اپریل ۶۵ء

مخلوط تعلیم ممنوع ہے

اسلام میں مستورات کے پردہ کی جو اہمیت ہے اس کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ اس بات میں کہ پردہ کتنا ہونا چاہیئے کچھ کلام ہو سکتا ہے مگر اس میں کلام کی کوئی گنجائش نہیں کہ ایک مسلمان عورت کے لئے پردہ نہایت ضروری ہے۔ فی زمانا پردہ کے متعلق اکثر چہ مے گوئیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بعض مغربی تہذیب سے متأثر مسلمان ایسے بھی ہیں جو پردہ کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ پردہ قومی ترقی کے راستہ میں حائل ہے۔ یہاں ہم اس امر پر تفصیل سے بحث نہیں کرنا چاہتے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ مسلمانوں نے ایک عرصہ تک دنیا پر بطور قوتِ فائقہ حکومت کی ہے۔ اور اس دوران میں مرد تو مرد ایسی عظیم عورتیں بھی اسلام نے پیدا کی ہیں جن کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس لئے یہ کہنا کہ پردہ قومی ترقی میں حائل ہے۔ سراسر غلط ہے۔ آجکل جماعتِ احمدیہ اس کی زندہ مثال پیش کر رہی ہے کہ اکثر احمدی خواتین پردہ کی پابندی کے باوجود اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور اکثر ان میں یونیورسٹی کے امتحانوں میں اوّل و دوم تک مقامات حاصل کرتی ہیں اور اکثر صورت میں یہ پردہ نشین خواتین مردوں سے بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اس لئے چونکہ مسلمان عورت کے لئے پردہ لازمی ہے مخلوط تعلیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں تک مخلوط تعلیم کا سوال ہے احمدی خواتین کی صورت میں تو یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کی خلاف ورزی قومی جُرم کے مترادف ہے۔

جماعت نے مخلوط تعلیم کے متعلق خوب غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ احمدی خواتین مخلوط تعلیم میں شامل نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ تئیسویں مجلس مشاورت میں جو ۲۳، ۲۴، ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۳ء کو منعقد ہوئی یہ سوال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں زیر بحث لایا گیا تھا۔ اس پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش اور کثرت رائے سے حسب ذیل فیصلہ ہوا کہ

"دوستوں نے تمام خیالات سُن لئے ہیں۔ جو دوست اس بات کی تائید میں ہوں کہ مخلوط تعلیم کو کلیتہً روک دیا جائے اور جماعت میں اس کے متعلق اعلان کر دیا جائے کہ سلسلہ احمدیہ مخلوط تعلیم کی اجازت نہیں دیتا اس کے بعد جو لوگ اس حرکت کے مرتکب ہوں اُن سے پہلے جواب طلبی کی جائے۔ اور پھر انہیں سرزنش کی جائے جسکی حد اخراج از جماعت تک ہو سکتی ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-اپریل ۱۹۴۳ء صفحہ ۲۶)

تجویز کو منظور کرتے وقت حضور نے فرمایا کہ :-

"مَیں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کسی صورت میں بھی درست نہیں سمجھی جا سکتی۔ نظارت تعلیم و تربیت کو اس کے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک عام اعلان کرنا چاہیئے تا کہ ہر شخص کو علم ہو جائے کہ مرکز اس بارہ میں کیا رائے رکھتا ہے۔ اس کے بعد جو لوگ اس جُرم کے مرتکب ہوں ان سے جواب طلبی کی جائے اور انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر اس تنبیہہ کے باوجود ان کی اصلاح نہ ہو تو انہیں سزا دی جائے جس کی حد اخراج از جماعت تک ہو سکتی ہے۔" (ایضاً)

سو یہ ظاہر ہے کہ احمدیوں کے لئے مخلوط تعلیم نہایت سختی کے ساتھ ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ احمدی دوست اس پر عمل پیرا ہیں اور عمل پیرا رہیں گے۔ اور اگر اس کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو سلسلہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت ترین اقدام کر سکتا ہے۔ اس اداریہ کے ذریعہ ہم نہ صرف دوستوں کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں بلکہ متعلقہ محکمہ کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کے مطابق سختی سے نوٹس لینے کا مزید انتظام کرے۔

اس ضمن میں ایک امر ایسا ہے جو تعلیمی اداروں اور حکومت سے تعلق رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے یونیورسٹی اور تعلیمی اداروں کو چاہیئے کہ اوّل تو ہر مضمون کے متعلق اعلےٰ تعلیم تک مستورات کی تعلیم کے لئے علیحدہ سکول اور کالج ہونے چاہئیں لیکن جب تک ایسا نہ ہو سکے مدارس اور کالجوں میں طالبات کے لئے پردہ کا انتظام لازمی قرار دیا جاوے۔

بہرحال احمدی خواتین کے مخلوط تعلیم میں شمولیت نہ صرف اسلامی حکم کی خلاف ورزی ہے بلکہ جماعت کے لئے بھی خاص طور پر باعث بدنامی ہے۔ کیونکہ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تجدید و احیائے اسلام کے لئے اس زمانہ میں کھڑا کیا ہے۔ اگر ہمیں احکام شریعت کی پابندی نہ کریں گے تو ہم دوسروں پر کس طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا جو احمدی خواتین تعلیم حاصل کرتی ہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس نہایت واضح اسلامی حکم اور جماعتی فیصلہ کی پابندی کریں اور اگر کسی تعلیمگاہ میں پردے کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو تو اس میں ہرگز داخلہ نہ لیں۔ اسلامی احکام کی پابندی تعلیم سے زیادہ اہم ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اگر وہ دیکھیں کہ کوئی فرد اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اس کی اطلاع امیر مقامی اور مرکز میں دیں۔ امرائے جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں نگہداشت کریں اور خلاف ورزی نہ ہونے دیں۔ اور ہر جمعہ میں اس کی یاددہانی کراتے رہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی تقریر میں فرمایا کہ :-

"ہمارا کام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں بلند کرنا ہے ہمیں نہیں چاہیئے کہ ہم کوئی ایسا کام کریں جو دشمنوں کی نظر میں اسلام کو بدنام کرنیوالا اور ان کو دین کے متعلق اور زیادہ شبہات میں مبتلا کرنے والا ہو۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل یقین ہے کہ یہ حالات جو بے پردگی وغیرہ کے سلسلہ میں دنیا میں نظر آ رہے ہیں چونکہ خدا تعالےٰ کے دین کے خلاف ہیں اس لئے اب دنیا میں قائم نہیں رہ سکتے۔ بے پردگی مٹ جائے گی مرد اور عورت کا آزادانہ میل جول جاتا رہے گا۔ مغربیت اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود رہی ہے جس میں وہ ایک دن ہمیشہ کی نیند سلا دی جائیگی اور اسلام اپنی پوری شان اور اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا کے ہر گوشہ میں بلکہ ایک ایک گھر اور ایک ایک دل میں جلوہ نما ہو گا۔" (ایضاً صفحہ ۵۶)

آپ مخدوم ہیں خدّام ہیں ہم

آپ مخدوم ہیں خدّام ہیں ہم + آپ خمخانہ ہیں اور جام ہیں ہم
دل میں ہے جوشِ طوافِ کعبہ + باندھ کر نکلے پھر احرام ہیں ہم
نشئتِ ثانیہ کا ہم ہیں نشاں + حجّتِ دین کا اتمام ہیں ہم
موت کو سمجھے ہیں تکمیلِ وفا + عشق میں کتنے ابھی خام ہیں ہم
ہے امام اپنا مسیح المہدی + مُستندِ حاملِ اسلام ہیں ہم
ولولہ دل میں ہے تفویض کہ اب
شاہدِ صاحبِ الہام ہیں ہم

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی انگریزی کتاب

"عربی تمام زبانوں کا منبع ہے"

پر

پاکستان ٹائمز کا تبصرہ

اس کتاب کا مطالعہ نہایت دلکش ہے اس کا ہر صفحہ حیرت انگیز ہے

موقر اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۶ء میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی کتاب Arabic, the source of all the Languages پر جو تبصرہ شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مصنف کا بیان ہے کہ یہ کتاب زبانوں کے آغاز کے مسئلہ کے متعلق مصنف کی مولہ سالہ مسلسل تحقیق کا نتیجہ ہے۔ آغاز زبان کے متعلق جو مختلف نظریات ہیں مصنف نے ان پر مختصر بحث کی ہے۔ اور ماہرین لسانیات مثلاً ہرڈر، میکس ملر، جسپرسن وغیرہ کی تصانیف سے برجستہ حوالہ جات دے کر ثابت کیا ہے کہ مذکورہ نظریات ہمیں کسی منزل پر نہیں پہنچاتے۔ اس راستے کو بند پا کر بعض علمائے السنہ نے زبانوں کو منطق اور حکمت سے عاری قرار دے دیا۔ بائیبل۔ قرآن مجید۔ اور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے حوالہ جات پیش کر کے مصنف نے ان علمائے السنہ سے اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ جن کے نزدیک خدا تعالیٰ نے خود انسان کو زبان سکھائی اور وہی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے۔

عام نظریہ یہ ہے کہ زبانوں کے تین بڑے خاندان ہیں یعنی انڈو یورپین۔ سامی اور تورانی یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سنسکرت آرین زبانوں میں مقدم تر ہے۔ سنسکرت کی قدامت اور اس کی گرامر کے مکمل ہونے کی وجہ سے ایک عرصہ تک یہ ادعا کیا جاتا رہا کہ غالباً سنسکرت تمام زبانوں کی ماں ہے۔ لیکن جب یہ نظریہ ثابت نہ ہو سکا۔ تو مستشرقین اور علمائے السنہ نے اس بات پر غور نہ کیا۔ کہ زبانوں کے مندرجہ بالا تینوں خاندانوں کا ایک ہی منبع سے نکلنا ممکن ہے۔ اس طرح یہ شروع میں تو عربی کی طرف سے بےاعتنائی اختیار کی گئی اور اس کے بعد عربی کے دعویٰ پر غور ہی نہیں کیا گیا۔ تاہم اس ناکامی کی وجہ سے بعض علمائے السنہ خصوصاً میکس ملر اس بات کے قائل ہو گئے۔ کہ تمام زبانوں کا منبع ایک ہی ہونا چاہیئے انہوں نے امید ظاہر کی کہ کسی دن یہ بات ثابت ہو جائے گی

اس کے بعد مصنف نے قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات سے استدلال کیا ہے۔

"اور اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں"۔ (۳۰۔۲۳)

ظاہر کیا گیا ہے کہ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے کہ زبانوں کے اختلاف کے پیچھے ایک مشترک منبع متحقق ہو جائے گا۔

"اور خدا تعالیٰ نے آدم کو تمام اسماء سکھائے"۔ (۲ : ۳۲)

"رحمٰن خدا نے قرآن سکھایا۔ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا"۔ (۵۵ : ۱۔۴)

"یہ عربی زبان ہے جو صاف اور واضح ہے"۔ (۱۶ : ۱۰۴)

"یہ کتاب کی آیات ہیں جو اپنے بیان میں واضح ہیں"۔ (۱۵۔۲)

یہ بحث کی گئی ہے کہ ان آیات میں یہ دعوے موجود ہے کہ زبان عربی بنی نوع انسان کی پہلی زبان ہے۔

اس کے بعد مصنف نے عربی زبان کی خصوصیات اور اس کی اکملیت پر بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے بمقابلہ عربی سنسکرت اور دوسری زبانوں میں تصنع اور بناوٹ ہے عربی کے روٹوں کا سہ حرفی ہونا، سنسکرت کے ۸۰۰ یا ۲۰۰۰ مادوں کے مقابلہ میں عربی کے تقریباً پچیس ہزار مادے۔ عربی زبان کا سابقوں اور لاحقوں سے بے نیاز ہونا۔ عربی زبان کے الفاظ کا مختلف خاندانوں میں تقسیم ہونا اور ان میں معانی کا ارتقا پایا جانا۔ عربی الفاظ کا وجہ تسمیہ پر مبنی ہونا۔ عربی کا تھوڑے الفاظ میں کثیر معانی کو ادا کرنا اس میں دخیل الفاظ کا نہایت قلیل ہونا مصنف نے ان امور پر بحث کی ہے۔

تجنیس خطی کی وجہ سے دوسری زبانوں کے اندر عربی زبان کے کئی الفاظ مخلوط ہو کر بعض دفعہ ایک لفظ بن گیا ہے۔ مصنف کی رائے میں اس اختلاط کی وجہ یہ ہے کہ عربی حروف تہجی کے باریک فرق کو غیر زبانیں ادا نہیں کر سکتیں۔ مثلاً

ص۔ س۔ ث کا فرق

یا ذ۔ ز۔ ض۔ ظ وغیرہ کا امتیاز

علاوہ ازیں چھ نازک حروف یعنی

ا۔ ح۔ ع۔ ہ۔ و۔ ی

کا امتیاز بھی غیر زبانوں میں قائم نہ رہ سکا مصنف نے مثالیں دیکر واضح کیا ہے۔ کہ چینی زبان۔ سنسکرت۔ ہندی۔ فارسی۔ لاطینی۔ اطالوی۔ یونانی۔ روسی زبان کے مخلوط الفاظ کا سراغ عربی زبان کے جداگانہ ماخذوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ صحیح حروف بحال کئے جائیں۔

اس کے بعد مصنف نے غیر زبانوں کے الفاظ کے امراض یعنی عیوب پر علم اللسان کی اصطلاحات کے ذریعہ سے بحث کی ہے یعنی حروف کا گر جانا۔ حروف کا زیادہ ہو جانا حروف کا مقلوب ہو جانا، حروف کا بدل جانا وغیرہ۔ پھر مصنف نے واضح کیا ہے کہ عربی زبان کے الفاظ ان امراض سے بالکل بری ہیں۔ اور ان میں حروف کی کمی بیشی۔ حذف اور ابدال وغیرہ نہیں پائے جاتے

کسی لفظ کے ماخذ سے یہ مراد ہے کہ ابتدائی حالت میں اس کی کیا شکل اور کیا معنے تھے کسی لفظ کا ماخذ دریافت کرنے کے لئے معین قوانین بروئے کار لانے پڑتے ہیں۔ اس امر کی توضیح کے لئے مصنف نے بڑی بڑی زبانوں کے کثیر روٹوں کی مثالیں دے کر عربی تک پہنچایا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ عربی زبان کے روٹوں کا کھوج باقی تمام زبانوں میں ملتا ہے۔ اس لئے لازماً عربی زبان باقی تمام زبانوں کی ماں ہے۔

مظہر صاحب کے نزدیک آرین اور سامی زبانوں کے درمیان گم شدہ کڑی چھ نازک حروف ہیں یعنی

ا۔ ح۔ ع۔ ہ۔ و۔ ی

اور عرصہ دراز سے آرین زبانیں ان چھ حروف کو گم کر چکی ہیں۔ لیکن اگر صحیح طریق پر یہ حروف آرین زبانوں کے دو حرفی روٹوں پر بحال کئے جائیں۔ تو عربی زبان کے سہ حرفی روٹ بحال ہو جائیں گے۔

دوسری گم شدہ کڑی حروف K. G. S. ہیں جو اسی مقصد کے لئے بحال کرنے پڑتے ہیں۔ جو قواعد اور فارمولے عربی زبان کے روٹوں کا سراغ لگانے کے لئے مصنف نے دریافت کئے ہیں۔ ان کا خلاصہ صفحہ ۲۷ تا ۱۲۸ پر درج ہے۔

کتاب کا تیسرا حصہ یعنی ۱۲۹ تا ۳۱۶ وہ ڈکشنری ہے جو مصنف نے مندرجہ ذیل زبانوں کے الفاظ کا سراغ عربی ماخذوں تک پہنچانے کے لئے مرتب کی ہے۔ یعنی انگریزی فرانسیسی۔ جرمن۔ سپینش۔ لاطینی۔ اطالوی یونانی۔ روسی۔ فارسی۔ آرین روٹ۔ سنسکرت ہندی۔ نیز چینی زبان۔ اس ڈکشنری کے شروع میں قارئین کی راہبری کے لئے ہدایات درج ہیں:۔

جو فارمولے مصنف نے دریافت کئے ہیں ان کی وضاحت برجستہ اور موثر مثالوں کے ذریعہ سے بخوبی کی گئی ہے کتاب کا مطالعہ نہایت دلکش ہے اور اس کا ہر صفحہ حیرت انگیز ہے۔ اس کتاب کی تالیف دو امور پر مبنی ہے۔ یعنی لمبے عرصہ تک بڑی بڑی زبانوں کا مواخذہ اور علم اللسان کی کتابوں کا گہرا مطالعہ۔ جو بات بظاہر ناممکن تھی اس کتاب کے ذریعہ سے آسانی اور ایک حسابی صداقت ہو گئی ہے۔ کتاب کا لسانیاتی حصہ جزواً دیا گیا ہے۔ مصنف کا سرچشمہ فیض کتاب "منن الرحمٰن" ہے۔ جو تحریک احمدیت کے بانی کی تصنیف ہے

جس میں عربی زبان کے ام الالسنہ ہونیکا دعوےٰ پیش کیا گیا ہے۔ منن الرحمٰن کے چیدہ چیدہ حصے مصنف نے کتاب میں تحریر کئے ہیں اور منن الرحمٰن کے متعدد حوالجات درج کئے ہیں۔ ایسی فاضلانہ کتاب سے ایک پُر اخلاص تعارف نامہ اور اس کے نتائج کو حذف کیا جاسکتا تھا تاکہ بلاحیل وحجت کتاب کی خوبیاں سائنٹفک اصول پر پرکھی جاتیں۔ کتاب میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے منن الرحمٰن کے مصنف نے عربی زبان کے اوّلین زبان ہونے کا نظریہ پیش کیا تاہم بعض علمائے السنہ مثلاً میکس ملر اس سے پیشتر ایک زبان کا نظریہ اختیار کر چکے تھے۔ ہاں یہ امر کہ عربی زبان کے متعلق جو نظریہ پیش کیا گیا ہے اس کا بانی کون تھا قابلِ تحقیق و تصدیق ہے۔

انسائیکلو پیڈیا میں ایک آرٹیکل موجود ہے کہ عربی زبان سامی زبانوں میں قدیم ترین ہے۔ بعض اور کتابیں بھی اس کی مظہر ہیں۔ کتاب زیرِ نظر میں عربی کے متعلق سامی زبانوں میں قدیم ترین ہونے کی بحث نہیں کی گئی۔

دونوں مصنفوں کا زور اس بات پر ہے کہ قرآن شریف کی زبان عربیٌ مُبین ہے۔ قرآن شریف کے اس دعویٰ کے متعلق الفریڈ گلیم نے اپنی کتاب موسومہ "اسلام" میں عربی زبان پر اعتراضات کئے ہیں اور قرآن شریف کے چند الفاظ کو غیر عربی الفاظ ظاہر کیا ہے۔ الفریڈ کے اعتراض کے اندر لسانیاتی نقطۂ نظر سے جو کمزوری ہے اس کی تردید فاضل مصنف جیسے اشخاص کی طرف سے تحریر ہونی مناسب ہے۔

کتاب زیرِ نظر نے ایک مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے نیز یہ کتاب ایک کھُلا چیلنج ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کراچی اُردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مؤلفین اور اورینٹل کالج لاہور کتاب زیرِ نظر کا سر رشتۂ تحقیق ہاتھ میں لیں اور اس کام کو مکمل کریں۔

(ترجمہ از مقبول الٰہی)

"ہم نسلی اور نہ اخلاقی فاضلہ نصیب ہو سکتے ہیں ... خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو صرف عقل ہی کے عطیہ سے مشرف نہیں فرمایا بلکہ الہام کی روشنی اور نور بھی اس کے ساتھ مرحمت فرمایا ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۶۵-۶۶)

شذرات

شیخ خورشید احمد

ایں چہ بوالعجبی است

جماعتِ اسلامی کے ایک ترجمان نے حضرت سیّد احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ صفحہ اوّل پر جلی الفاظ سے نقل کئے ہیں :-

"تاج فریدوں اور تخت سکندری میری نظروں میں جَو کے برابر بھی نہیں۔ قیصر و کسریٰ کی مملکت کا خیال تک دل میں نہیں"

تعجب ہے کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ ایک ایسا اخبار پیش کر رہا ہے جس کی جماعت کا مسلک ہی اس کے بانی کے الفاظ میں یہ ہے کہ :-

— "آگے بڑھو! لڑ کر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کردو اور حکمرانی کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو"

— "ناخدا ترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو"

(حقیقتِ جہاد از مودودی صاحب صفحہ ۱۵)

دُنیائے اسلام کیلئے عظیم فتنہ اور اس کا علاج

کراچی کے ماہنامہ "فکر و نظر" کی چند سطور ملاحظہ ہوں :-

"دنیائے اسلام کو اپنی تاریخ میں کئی عظیم فتنوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ... لیکن پچھلے ڈیڑھ سو سال سے دنیائے اسلام جس فتنے سے دوچار ہے اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا کہ اسے اپنی پوری تاریخ میں ایسے عظیم اور ہمہ گیر فتنے سے کبھی سابقہ نہیں پڑا۔ یہ فتنہ سیاسی بھی ہے معاشی بھی۔ علمی و فکری بھی ہے اور تہذیبی و تمدّنی بھی۔ غرض مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی اور داخلی و خارجی زندگی کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا شعبہ بھی ایسا نہیں جو اس کی زد میں نہ آیا ہو اور اس میں اس نے غیر معمولی اختلال و ہیجان نہ پیدا کیا ہو ... تاریخِ اسلام کے ہر دَور میں بڑے بڑے مجدّد اور مصلح ہوتے رہے ہیں اور اپنے اپنے زمانے میں جن چھوٹے بڑے فتنوں سے انہیں سابقہ پڑا یقیناً وہ ان سے عُہدہ برآ ہوئے اور اپنے ماحول اور صلاحیتوں کے مطابق انہوں نے اُمّت کی راہنمائی کے فرائض انجام دیئے۔ یہ عظیم فتنہ جس سے ہم دوچار ہیں اس کے مقابلہ کے لئے جو کوششیں ہو چکی ہیں ان کی ایک لمبی تاریخ ہے۔"

(ماہنامہ فکر و نظر ماہ اپریل)

یہ بالکل صحیح ہے کہ اس زمانہ میں دنیائے اسلام جس عظیم اور ہمہ گیر فتنہ سے دوچار ہے وہ اسلام کی پوری تاریخ میں عدیم المثال ہے اور اسکے مقابلہ کے لئے مختلف ممالک کے مسلمانوں نے متعدد بار کوششیں کی ہیں لیکن سوال قابلِ غور یہ ہے کہ کیا یہ کوششیں اس عظیم فتنہ کے استیصال کے لئے کارگر اور کافی ثابت ہوئی ہیں؟ یا ہوسکتی ہیں؟

ہمارے نزدیک اس مسئلہ پر اس زاویہ نگاہ سے غور کرنا چاہیئے کہ جب خدائے علیم و خبیر کو یہ علم تھا کہ آخری زمانہ میں اُمتِ مسلمہ ایک حد درجہ خطرناک اور ہمہ گیر فتنہ سے دوچار ہوگی تو اس نے اس سلسلہ میں اپنے مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہماری کیا راہنمائی فرمائی؟ اور اس قسم کے تاریکی فتنوں کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدیم سنّت کیا ثابت ہوتی ہے؟

فاضل مضمون نگار خود تسلیم کرتے ہیں کہ تاریخِ اسلام کے ہر دَور میں (بلکہ تاریخ کے ہر دَور میں) چھوٹے بڑے فتنوں کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجدّد اور مصلح پیدا ہوتے رہے ہیں جو اپنے اپنے ماحول اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس بارے میں اُمّت کی راہنمائی فرماتے رہے۔ جب صورتحال یہ ہے تو کیا عقل یہ باور کر سکتی ہے کہ دورِ حاضرہ کے عظیم اور ہمہ گیر فتنہ کے استیصال کے لئے کوئی مجدّد اور آسمانی مصلح مبعوث نہ ہو خصوصاً جبکہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں یہی بتایا تھا کہ آخری زمانہ کے عظیم فتنہ کا استیصال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ایک مامور اور مصلح کے ذریعے ہی مقدر ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"والّذی نفسی بیدہٖ لیوشکنّ ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً۔ فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ..."

(بخاری باب نزولِ عیسیٰ بن مریم)

یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ (آخری زمانہ میں) ضرور ایک مامور اور مصلح مسیح بن مریم کے رنگ میں ظاہر ہوں گے اور وہ خدا کی طرف سے تمہارے تمام اختلافی امور میں حکم اور عدل ہو کر فیصلہ کریں گے اور صلیبی مذہب (اور اس کے تمام لوازمات یعنی مغربیت اور الحاد) کو توڑیں گے اور خنزیری صفات لوگوں کا استیصال کریں گے۔

ہمیں تعجّب ہے کہ اسلام کے لئے پیش آمدہ فتنوں اور ان کے استیصال کے سوال پر غور کرتے وقت مسلمانوں کے بڑے بڑے اربابِ علم و فضل بھی اس نکتہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اس بارے میں براہ راست اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے استفادہ کیا جائے اور ان ذرائع سے ان فتنوں کا مقابلہ کیا جائے جو براہ راست خدا اور اس کے رسولؐ نے ہمیں بتائے ہیں۔

عقل کو دین پہ ہرگز نہ بناؤ حاکم

مولانا ابوبکر غزنوی ایم اے۔ ایل ایل بی نے جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ لائل پور کے جلسہ میں "میں الحاد سے اسلام تک کیسے پہنچا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

"جب میری عمر سترہ اٹھارہ برس کی ہوئی تو یکایک میرے اعتقادات میں ایک ہل چل سی پیدا ہوئی اور اسلامی عقائد کے متعلق میرے دل میں طرح طرح کے شکوک و شبہات اُبھرنے شروع ہوئے ... آہستہ آہستہ شکوک و شبہات کے ان کانٹوں کی چبھن ناقابلِ برداشت ہو گئی میں نے چاہا کہ عقل کے راستے انکی حقیقت تک پہنچوں لیکن عقل ان مابعد الطبعیات حقائق کو ماننے کی طرف راغب نہیں تھی" (المنبر ۱۹۔ مارچ ۶۵ء)

یہ وہی حقیقت ہے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں بڑی شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے الہام کی اہمیت و ضرورت واضح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ

"ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارجِ یقین پر نہیں پہنچ سکتا اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے جو تاریکی میں عقل کے لئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے ... سب سے پہلے عقل سے کام لو اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لے گا اسلام کا خدا اسے ضرور نظر آجائے گا ... لیکن بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ تاکہ الہام الٰہی کی وقعت کو نہ کھو بیٹھو جسکے بغیر نہ حقیقی"

عالمِ اسلام کے گزشتہ پچاس سال

(از مکرم محمد افضل صاحب قریشی مبلغ اسلام مغربی افریقہ)

قوموں کی زندگی میں پچاس سال کا عرصہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ قوم کی زندگی کے پچاس سال ایسے ہی ہیں جیسے کسی فرد کی زندگی کے پچاس دن۔ بلکہ اس سے بھی کم۔ عالمِ اسلام نے پچاس سال کی مختصر مدت میں زبردست اتار چڑھاؤ اور انقلابات مشاہدہ کئے ہیں جو کہ ایک غیر معمولی بات ہے۔

آج سے پچاس سال پہلے (۱۹۱۴ء میں) عالمِ اسلام کا نقشہ موجودہ نقشہ سے بالکل مختلف تھا۔ ۱۹۱۴ء میں بیشتر اسلامی ممالک "یوروپین مقبوضات" تھے۔ بعض جو آزاد تھے وہ بھی برائے نام آزاد تھے۔ ترکی کی اسلامی حکومت "SICK MAN OF EUROPE" "یورپ کا مردِ بیمار" کے نام سے مشہور تھی۔ ایشیا اور افریقہ کی بعض اسلامی حکومتیں جو آج اسلامی دنیا کی صفِ اول میں شمار ہوتی ہیں ہنوز ناپید تھیں۔

۱۹۱۴ء میں پہلی عالمگیر جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت موجودہ سارے عرب ممالک ترکی سیادت کے ماتحت تھے۔ ترکوں کے آباؤ اجداد ہلاکو خاں اور چنگیز خان نے کفر کی حالت میں اسلامی مراکز سمرقند۔ بخارا، شیراز طہران بالآخر بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ لاکھوں مسلمان شہید ہوئے۔ ہزارہا قیمتی کتب کے قلمی نسخے نذرِ آتش کئے گئے۔ اسلام کا سرسبز و شاداب باغ راکھ کا ڈھیر بن گیا اور مسلمانوں پر نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کی مثال صادق آنے لگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کا پاسبان ہے اپنی رحمت کا نشان اس طرح پر دکھایا کہ انہی لوگوں کی اولاد اسلام کے دامن سے وابستہ ہوئی۔ اور جس تلوار نے اسلامی مراکز کو تہ و بالا کیا تھا اب وہی تلوار اسلام کی حفاظت کے لئے اٹھی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے قسطنطنیہ کا صدیوں پرانا عیسائی مرکز اسلامی قلعہ بن گیا۔ وہ لوگ جو پہلے ایا صوفیا کے گرجا سے گھڑیال بجایا کرتے تھے اب اس شاندار مسجد کے میناروں سے پانچوں وقت اذان دینے لگ گئے۔ اور ترکی افواج بڑھتے بڑھتے ویانا تک پہنچ گئیں اور یہاں ایک آخری اور فیصلہ کن جنگ میں ترکوں کو شکست ہوئی اور یورپ اسلامی اقتدار میں آتے آتے رہ گیا لیکن جس کام کو زبردست ترکی افواج سرانجام نہ دے سکیں اسے آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ادنیٰ خدام حضرت فضل عمر کی زیرِ قیادت بدرجہ احسن سرانجام دے رہے ہیں اور لنڈن، سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ کی احمدیہ مساجد سے اشھد ان محمداً رسول اللہ کی دلکش آواز سے فضا معمور ہو رہی ہے۔

۱۹۱۴ء میں جب پہلی عالمگیر جنگ شروع ہوئی تو موجودہ سارے عرب ممالک ترکی حکومت کے ماتحت تھے۔ ترکوں نے عرب ممالک میں سڑکوں اور ریلوں کا وسیع نظام قائم کیا۔ مدینہ منورہ تک ریل لائی گئی۔ قسطنطنیہ، بصرہ، بغداد اور قاہرہ سے بآسانی ریل کے ذریعہ مدینہ منورہ کا سفر شروع ہوا۔ مقدس مقامات کی تعمیر اور توسیع پر لاکھوں روپے صرف ہوئے قلعے تعمیر کئے گئے۔ لیکن عرب عوام مطمئن نہ تھے اس جنگ نے ان کے خیالات آزادی کو ہوا دی اور آزادی کی تحریک کے تحت عربوں نے بغاوت کر دی۔ ریڈرز ڈائجسٹ کے فرنچ ایڈیشن کے ایک تازہ ایشیو میں لارنس آف عریبیا کے حالات زندگی شائع ہوئے ہیں۔ عربوں کی اس بغاوت میں لارنس کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ کرنل لارنس کے ذریعہ ہی منظم اور مسلح بغاوت شروع کی گئی۔ عربوں نے کرنل لارنس کی مدد سے ترک افواج کی ۷۹ ٹرینوں کو بارود سے اُڑایا۔ عربوں کو یہ وعدہ دیا گیا کہ جونہی اتحادیوں کو فتح حاصل ہوگی عربوں کو آزادی دے دی جائے گی اور ان کی قومی حکومتیں قائم کی جائیں گی۔

اس جنگ میں ترکوں کی شکست اس درجہ یقینی تھی کہ برٹش اور فرنچ سیاستدانوں نے جنگ سے پہلے ہی ترکی حکومت کے حصے بخرے کرنے کی سکیمیں شروع کر دیں۔ میں نے وہ کتاب پڑھی ہے جس میں ترکی زیرِ اقتدار ممالک کی تقسیم کے بارہ میں ۹۹ مختلف سکیمیں تیار کئے گئے ہیں۔ جنگ ختم ہوئی۔ ترکوں کو شکست ہوئی لیکن عربوں کو یہ بدلہ ملا کہ وہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں بک گئے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ گہری غلامی میں جا پڑے۔ یہاں سے ترکوں اور عربوں کے اختلافات شروع ہوتے ہیں۔ یہ اختلاف بڑھتے بڑھتے اس خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے کہ سائپرس کے مسلمان باشندوں کے مقابلہ حکومت مصر نے ایک متعصب کیتھولک عیسائی پریذیڈنٹ مکاریاس کو ہر ممکن مدد کا یقین دلایا اور خاص طور پر اپنے ملک میں بلوایا۔ حالانکہ ان متعصب عیسائیوں نے مسلم باشندوں پر انسانیت سوز مظالم کئے ہیں۔

بہر حال اب وہ وقت آچکا تھا کہ قرآن کریم کی پیشگوئی "حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کلّ حدبٍ ینسلون" کے مطابق یاجوج و ماجوج جس کا دوسرا نام دجال بھی ہے ساری روئے زمین پر پھیل جاتے یہ وہ وقت تھا کہ مسلمان بالکل بے بس و بیکس تھے۔ وہ خیال میں بھی نہ لا سکتے تھے کہ اس طرح کے غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بہت جلد انہیں اس غلامی سے آزاد کرے گا۔ کیا آج سے بیس سال پہلے افریقن مسلمان کبھی یہ خیال بھی کر سکتے تھے کہ وہ بہت جلد آزادی سے ہمکنار ہوں گے۔

ان غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی نشأة ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا اور ایسے حالات پیدا فرمائے کہ ایک طرف تو یاجوج و ماجوج کی طاقت خود بخود پگھلنے لگ گئی دوسری طرف مسلمانانِ عالم بیدار ہونے شروع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "امن کا شہزادہ" قرار دے کر یہ اشارہ فرمایا تھا کہ بہت سے مسلمان ممالک امن کے ذریعے آزادی حاصل کریں گے اور جس ملک نے بھی طاقت کے زور سے زبردستی اور جنگ کے ذریعہ آزادی چاہی انہیں بہت تاخیر اور ازحد نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

مثال کے طور پر "گنی" کا اسلامی ملک فرنچ افریقن مقبوضات میں سے سب سے پہلے اور نہایت پُرامن طریق سے آزاد ہوا لیکن الجزائر سب سے آخر اور لاکھوں مسلمانوں کا خون بہا کر آزاد ہوا ہے۔

ابتدائے اسلام میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کی زیرِ قیادت اسلام عرب کے مشرق و مغرب شمال و جنوب کے ممالک میں پھیلا۔ یہی صورت "وآخرین منھم" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے وقت میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعے خلافتِ ثانیہ کے زمانہ میں حضرت فضل عمر کی زیرِ قیادت اسلام اور مسلمانوں کی وہ شاندار عظمت قائم ہوئی ہے کہ دیکھنے والے حیران ہیں۔ پادری جو آج سے پچاس سال پہلے ساری دنیا پر صلیب کے غلبہ کے خواب دیکھ رہے تھے اب انہیں خود اپنے گھروں کی فکر پڑ گئی ہے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

آزاد شدہ اور نئے قائم شدہ اسلامی ممالک کے علاوہ مسلم اکثریت والے ممالک کی فہرست بمع رقبہ و آبادی کے درج کرتا ہوں تا قارئین کرام غور فرما دیں کہ گزشتہ پچاس برس میں کتنے ممالک، کس قدر مسلمان اور کتنا رقبہ اسلام کے زیرِ اقتدار آیا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

نام ممالک آزاد شدہ	رقبہ مربع میل	کل مسلم آبادی
البانیہ	۱۰،۶۲۹	۱۲،۷۹،۰۳۰
الجزائر	۹،۱۹،۶۰۰	۹۹،۲۱،۲۸۰
کیمیرون ری پبلک (افریقہ)	۳۴،۰۸۱	۲۶،۹۸،۸۵۰
سنٹرل افریقن ری پبلک	۱،۹۰،۰۰۰	۷،۵۰،۰۰۰
چاڈ ری پبلک (افریقہ)	۴،۹۵،۰۰۰	۲۵،۵۰،۰۰۰
ڈاہومی ری پبلک	۴۴،۰۰۰	۱۲،۳۰،۰۰۰
گنی ری پبلک	۹۴،۹۰۰	۲۸،۵۰،۰۰۰
انڈونیشیا	۱۲،۷۰،۰۰۰ میل	۹،۵۸،۸۰،۲۷۹
عراق	۱،۱۶،۶۰۰	۶۳،۸۵،۷۸۰
آئیوری کوسٹ ری پبلک	۱،۲۴،۰۰۰	۱۸،۵۶،۲۵۰
اردن	۳۴،۷۵۰	۱۵،۷۱،۵۷۰
کویت	۰۰۰۰۰۰	۴،۹۵،۰۰۰
لبنان	۴،۳۰۰	۹،۳۸،۲۲۰
لیبیا	۶،۷۹،۴۰۰	۱۲،۵۰،۰۰۰
ملائیشیا	۸۸،۰۰۰	۵۱،۹۵،۴۷۰
مالی ری پبلک (افریقہ)	۴،۶۰،۲۰۰	۳۸،۷۴،۵۰۰
موریتانیا اسلامک ری پبلک	۴،۳۰،۰۰۰	۷،۲۵،۰۰۰
مراکش	۱،۷۱،۰۰۰	۱،۱۶،۸۵،۵۰۰
نیجر	۴،۹۴،۰۰۰	۲۵،۵۵،۹۷۰
نائیجیریا	۳،۵۶،۶۶۹	۴،۱۲،۵۰،۰۰۰
پاکستان	۳،۶۰،۷۸۰	۸،۴۹،۷۱،۰۴۰
سینیگال	۷۸،۰۰۰	۲۸،۳۱،۰۰۰
سیرالیون	۲۷،۹۲۵	۱۵،۹۲،۵۰۰
سومالی ری پبلک	۲،۴۶،۲۰۰	۲۵،۰۰،۰۰۰
سوڈان ری پبلک	۹،۶۷،۵۰۰	۹۹،۲۹،۳۸۰
سوریا "شام" ری پبلک	۶۶،۰۴۶	۴۴،۰۸،۲۹۰
تنجانیا ری پبلک	۳،۶۳،۷۰۸	۶۰،۲۳،۷۵۰
ٹوگولینڈ	۲۱،۲۲۰	۸،۳۶،۰۰۰
ٹیونس	۴۸،۳۳۰	۳۹،۹۴،۳۵۰
مصر یونائیٹڈ عرب ری پبلک	۳،۸۶،۱۰۰	۲،۴۴،۶۵،۵۶۰
اَپر وولٹا (افریقہ)	۱،۲۳،۰۰۰	۲۴،۲۰،۰۰۰
یمن	۷۵،۰۰۰	۴۹،۵۰،۰۰۰
	۹۳۸،۸۱،۸۷ لاکھ	۳۴،۴۴،۴۷،۳۴،۲۶۶

یہ اعداد و شمار احمدیہ مشن غانا دسالٹ پانڈ سے شائع ہونے والے واحد اسلامی اخبار "الھدیٰ" سے لئے گئے ہیں۔ گویا اس مختصر سے عرصہ میں ۳۲ اسلامی ممالک آزاد ہوئے یا منصۂ ظہور میں آئے ہیں۔ ان ممالک کا مجموعی رقبہ ۹۳۸،۸۱،۸۷ لاکھ مربع میل ہے اور آبادی ۳۵ کروڑ ہے۔ "اسیروں کی رستگاری" کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۶۵ میں عبدالشکور ولد محمد عثمان صاحب قوم احمدی۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۵۶ء ساکن شولاپور حال یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ، صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں، میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ ریڈیو سیٹ قیمت -/۴۰۰ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری آمد اس وقت بصورت تنخواہ -/۱۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد موجودہ و آئندہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد عبدالشکور موصی ۲/۴/۶۴

گواہ شد:۔ بشیر الدین احمد ولد محمد عثمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر ۲/۴/۶۴

گواہ شد۔ نعمت اللہ انور غوری ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری۔ یادگیر۔ میسور ۲/۴/۶۴

نمبر ۱۳۵۶۸ میں عبدالحفیظ گلبرگی ولد عبدالحمید صاحب گلبرگی۔ قوم احمدی۔ پیشہ خانگی ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن حال یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ محلہ اسٹیشن بازار یادگیر جس کا رقبہ اندازاً ۹۶۰ مربع فٹ ہے جس میں ایک ہال ۴ کمرے ہیں اس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپیہ ہے لیکن اس پر مبلغ چار ہزار روپیہ کا قرض ہے (۲) سائیکل قیمت -/۱۵۰ روپے (۳) گھڑی قیمتی -/۱۰۰ روپیہ (۴) ریڈیو سیٹ قیمت -/۳۰۰ روپے (۵) گودریج الماری خورد -/۸۰ روپے میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار مل رہی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ عبدالحفیظ موصی۔ گواہ شد سیٹھ محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ یادگیر، گواہ شد سیٹھ محمد عبداللطیف ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم یادگیر۔ ۲/۴/۶۴۔

نمبر ۱۳۶۰۰ میں صدیقہ الہ دین بنت سیٹھ علی محمد الہ دین قوم خوجہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد۔ ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش۔ میری جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ چار عدد سونے کی چوڑیاں وزن تین تولہ اندازاً قیمت -/۴۲۰ روپے (۲) ایک عدد گلے کی زنجیر سونے کی وزن دو تولہ قیمت -/۲۸۰ روپے (۳) ایک جوڑا کان کی ارینگ (موتی کی) ½ تولہ قیمت -/۷۰ روپے (۴) ایک عدد چاندی کی گھڑی قیمت -/۵۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ مجھے اپنے والدین سے -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں سوائے اس جیب خرچ کے میری اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ۔ صدیقہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد۔ آندھرا۔

گواہ شد:۔ غلام قادر شرق میسور۔ ممتاز گرتی ورکس سکندرآباد ینہاش روڈ۔

گواہ شد:۔ علی محمد بی اے۔ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگ۔ سکندرآباد۔

نوٹس نمبر ۲ آف ۱۹۶۵ء

پاکستان ویسٹرن ریلوے
مکینیکل ورکشاپس مغلپورہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے مکینیکل ورکشاپس ڈویژن مغلپورہ میں ڈیسر ز گریڈ ۲ کی آٹھ عارضی اسامیاں ۱۴ آدمی ویٹنگ لسٹ پر رکھنے ہوں گے) پر کرنے کے لئے ایسے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں جو ضلع لاہور کی شہریت رکھتے ہوں۔ ان اسامیوں میں سے ایک فیصد، سترہ فیصد اور ۳۳ فی صد بالترتیب شیڈولڈ کاسٹس کے امیدواروں (i) مغربی پاکستان بشمول ریاستہائے ملحقہ کے قبائلی علاقوں کے امیدواروں اور (ii) ریلوے ملازمین (زیر ملازمت ریٹائرڈ یا فوت شدہ) کے بیٹوں۔ پوتوں، نواسوں اور زیر تولیت (یتیم) بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

مد نمبر (ii) کے سلسلے ۳۳ فیصد تخصیص کے زمرے میں آنے والے امیدواروں کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اپنی درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزات منسلک کریں۔

(ا) اس امر کا ثبوت کہ امیدوار کا باپ/دادا/نانا/بھائی مستقل/انتقال شدہ ریلوے ملازم ہے/تھا زیر تولیت بھائی ہونے کی صورت میں اس بات کا واضح ثبوت کہ امیدوار کا باپ زندہ نہیں اور وہ کلی طور پر اپنے بھائی پر انحصار رکھتا ہے۔

(ب) اگر امیدوار کا باپ/دادا/نانا اب ریلوے کا ملازم نہیں ہے تو اس امر کا واضح ثبوت کہ

(i) اسے ڈسپلن اینڈ اپیل رولز کے تحت نوکری سے برخاست یا علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

(ii) اسے گریجویٹی یا پراویڈنٹ فنڈ میں ریلوے کا خصوصی انعامی حصہ یا پنشن مل گیا تھا

۲۔ قابلیت:۔ (i) بی کلاس سرٹیفکیٹ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کا ڈرافٹسمین سرٹیفکیٹ یا سول انجنیرنگ سول انجنیرنگ کالج رڑکی (انڈیا) کا، یا گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول کا۔ یا کسی اور تسلیم شدہ ٹیکنیکل سکول یا کالج مثلاً گورنمنٹ انڈسٹریل سکول منٹگمری اور اپرنٹس ٹریننگ سنٹر مغلپورہ سے جو محکمہ صنعت مغربی پاکستان کے ماتحت ہیں مساوی نوعیت کا دیگر سرٹیفکیٹ (ii) میٹرک کے معیار تک انگریزی کی تعلیم۔

۳۔ عمر:۔ ۳۱ مئی ۱۹۶۵ء کو ۱۸ تا ۲۵ برس کے درمیان ہو۔

۴۔ تنخواہ:۔ ۱۰۰ــ۴ــ۱۴۰ روپے۔ (کنسالیڈیٹڈ) کے سکیل میں ایک سو روپے ماہوار علاوہ دیگر الاؤنسوں کے جو زیر قواعد ملتے ہوں گے۔

۵۔ درخواستوں کی پیشی:۔ (ا) درخواستیں لازماً مقررہ فارم پر دینی ہوں گی جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپے میں مل سکتا ہے۔ فارم کی خانہ پری فارم پر مطبوعہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ پُر کرنی ہو گی درخواستیں محکمہ روزگار کی وساطت سے بھیجنی ہوں گی۔ براہ راست آنے والی درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

(ب) سرکاری/ریلوے ملازم امیدوار اپنی درخواستیں محکمہ روزگار کو اپنے افسران بالا کی وساطت سے بھیجیں۔

(ج) درخواستیں جن کے ساتھ سرٹیفکیٹوں اور سندات کی مصدقہ نقول اور ضلع لاہور کا مستقل شہری ہونے کا سرٹیفکیٹ جو کسی مجسٹریٹ درجہ اول یا ڈپٹی کمشنر نے جاری کیا ہو منسلک ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی ۱۹۶۵ء تک دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس مغلپورہ میں موصول ہو جانی چاہئیں۔

۶۔ خصوصی مراعات

(۱) شیڈولڈ کاسٹس کے امیدواروں (i) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول ریاستہائے ملحقہ کے امیدواروں (ii) علاقہ آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی، بلتستان کے مستقل باشندوں یا ریاستہائے جموں و کشمیر کے ایسے باشندوں سے جو ہجرت کر کے مذکورہ بالا علاقوں یا مغربی پاکستان کے کسی بھی علاقے میں آ بسے ہوں

(ا) درخواست کے فارم کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے ۵۰ پیسے لی جائے گی

(ب) عمر کی بڑی حد میں تین سال کی رعایت رکھی جائے گی۔

۷۔ مغلپورہ میں ٹسٹ اور انٹرویو کے لئے طلب کئے جانے والے امیدواروں کو کوئی سفر خرچ یا روزانہ الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔

۸۔ انٹرویو کے لئے منتخب ہونے والے امیدواروں کو مضمون نویسی اور خاکہ کشی وغیرہ کے سلسلے میں اردو ڈرائنگوں کو پڑھنے اور سمجھنے کے سلسلے میں ایک تحریری امتحان دینا ہو گا

۹۔ ایسا امیدوار جس نے کسی غیر قوم کی فرد سے شادی کر لی ہو ریلوے میں تقرر کا مجاز نہیں ہو گا۔

۱۰۔ اس موضوع پر دفتر کوئی خط و کتابت نہیں کرے گا۔

کے۔ بی۔ قدوائی

پی۔ آر۔ ایس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس

پی ڈبلیو آر مغلپورہ

932 (L) IMF

مجالس ضلع سیالکوٹ کا تربیتی دورہ

قائمقام مہتمم صاحب اطفال نے ۲۹، ۳۰ و ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۶۵ء کو مجالس ڈسکہ، گوئیکے۔ سمبڑیال۔ ریلوے کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی دورہ کیا۔

۱۵ مختلف مجالس کو اجلاسات میں شامل کیا گیا۔ ان تمام مقامات پر یوم والدین کے جلسے بھی ہوئے۔ ہر مقامات پر توقع سے بڑھ کر حاضری ہوئی۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مناظر رات کو دکھلانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ علاوہ ازیں ان مجالس میں اطفال الاحمدیہ و خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور ہر ایک کو اس کے مفوضہ فرائض سے آگاہ کیا گیا۔ اطفال کے علیحدہ اجلاس کروائے گئے۔ جس میں اطفال کو اپنی قابلیت کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ اس دورہ کے دوران ۲۶۵ میل کا سفر بذریعہ بس۔ ۲۰ میل بذریعہ سائیکل اور ۱۵ میل پیدل کیا گیا۔

اسی طرح ۶ اجلاس اطفال الاحمدیہ کے منعقد ہوئے۔ ۶ اجلاس یوم والدین کے کئے گئے۔ ۱۲ اجلاس اطفال الاحمدیہ و خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کے ہوئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

بتاریخ ۴ اپریل بروز اتوار مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ابن حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب رضؓ شاگرد حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی صاحبزادی عزیزہ ناصرہ ثریا صاحبہ کی تقریب نکاح و رخصتانہ عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح مکرم چوہدری عطا محمد صاحب سب انسپکٹر ڈ اکسائز ابن محترم چوہدری محمد خاں صاحب مرحوم نمبردار آف کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ نکاح کا اعلان مکرم و محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی)

"فرقان لاہور نمبر" کے متعلق ضروری اعلان

ماہنامہ "الفرقان" کا خاص نمبر "فرقان لاہور نمبر" بجائے ۸۰ صفحات کے بکصد صفحات پر مشتمل ہوگا۔ جو اختلافی مسائل پر مفصل اور مدلل بحث ہوگی۔ اس کی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ ہوگی۔ خریداران الفرقان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ یہ خاص نمبر بیس مئی ۶۵ء کو ان کے نام پوسٹ ہوگا اور یہ مئی اور جون کا شمارہ ہوگا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

تصحیح

۱۔ محمد ہادی صاحب نسیم فاروقی نے ۱/۵ کے بجائے ۱/۴ حصہ کی وصیت کی ہے۔

۲۔ غلطی سے دوسری وصیت میں "العبد نفیس احمد معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ" چھپا ہے، حالانکہ درست یہ ہے:۔
"العبد نفیس احمد ابن حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم شکیل احمد فاروقی ابن مکرم برادرم مولوی محمد افضل صاحب فاروقی بعمر تقریباً چھ سال بعارضہ بخار بیمار رہ کر اپنے خالق حقیقی کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کے والدین اور دیگر اقارب کو صبر بخشے اور ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

نیز مولوی صاحب موصوف کی بچی بعمر تقریباً چھ سال چھت سے گر پڑی ہے۔ اس سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(حکیم محمد اسلم فاروقی۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا نہایت کامیاب تربیتی اجتماع

اجتماع میں علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی

مؤرخہ ۱۸ اپریل کو مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا نہایت کامیاب تربیتی اجتماع منعقد ہوا جمیں دیگر علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب بارہ بجے کے قریب بذریعہ کار ربوہ سے گوجرانوالہ تشریف لائے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال، مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی، مکرم نسیم سیفی صاحب سابق مبلغ نائیجیریا اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ قلعہ دیدار سنگھ میں مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ نے اپنے رفقاء کار کے ہمراہ آپکا خیر مقدم کیا۔

دو بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ جبکہ مقامی احباب کے علاوہ نواحی مجالس انصار اللہ کے نمائندگان بھی موسم کی خرابی کے باوجود کثرت سے موجود تھے۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے تربیتی موضوعات پر اہم تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے توحید حقیقی کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا جو کم و بیش چالیس منٹ تک جاری رہا۔

اجتماع کا دوسرا اجلاس رات کو آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک زیر صدارت مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ اس میں بھی اہم تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ضروری اعلان

امسال مربیان کے سالانہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نصاب تجویز کرکے تاریخ امتحان ۲۵ اپریل ۶۵ء مقرر کی گئی تھی۔ جو بعض وجوہات کی بناء پر تبدیل کرکے ۱۶ مئی ۱۹۶۵ مقرر کی جاتی ہے جملہ مربیان مطلع رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے

جماعت کے مخیر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

اس وقت سکولوں کے نتائج نکل چکے ہیں۔ میٹرک اور اس سے اوپر کے درجوں کے نتائج نکلنے والے ہیں۔ غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ کی رقوم کیلئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے، جنکے مہیا نہ ہونے پر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے محروم ہوجائیں گے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گذشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پاکر جماعت کے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔ پس ان دنوں جماعت بندی کا وقت ہے میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہمت کرکے اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نظارت خدمت درویشاں کی طرف سے عموماً ان طلباء کی امداد کی جاتی ہے جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کے متعلق افسر درسگاہ اور جماعت کے صدر کی رپورٹ بھی تسلی بخش ہوتی ہے۔ نیز ان کی اخلاقی حالت بھی اچھی ہوتی ہے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دورۂ مغربی افریقہ

اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و تبشیر مغربی افریقہ کے مشنوں کے دورہ پر انشاء اللہ ۲۲ اپریل کو روانہ ہوں گے۔ اس پر ۱½ ماہ سے زائد وقت صرف ہوگا۔ احباب جماعت اس دورہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور جن مقاصد کے پیش نظر آپ ان ممالک کے دورہ پر تشریف لے جارہے ہیں انہیں پورا فرمائے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے دروازے کھولے اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ)

حکومت عوام کو ارزاں نرخوں پر ضروریات زندگی فراہم کرے گی، صدر ایوب

بناسپتی گھی اور عمارتی سامان کی قیمتیں کم کی جائیں گی،

راولپنڈی ۲۱ اپریل۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کی پالیسی کی بنیاد عام لوگوں کو سستے داموں ضروریات زندگی فراہم کرنا ہے وہ کل مرکزی وزراء اعلیٰ سول اور فوجی حکام کے ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ عظیم ترقیاتی پروگراموں کے باعث ملک میں افراط زر ہونا قدرتی بات ہے لیکن یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عام لوگوں کو ضروری اشیاء سستے داموں فراہم کرے۔ صدر نے کہا کہ اشیاء کی پرچون قیمتوں پر کنٹرول نافذ کرنا اس لئے موزوں نہیں کہ اس پر عمل کرانا ممکن نہیں ہوگا۔ تاہم انھوں نے کہا کہ حکومت کو اشیاء کی پیداوار اور فروخت پر کڑی نظر رکھنا چاہیئے اور اس سلسلے میں باقاعدہ پالیسی متعین کرنی چاہیئے صدر نے تجویز پیش کی کہ تمام شہروں کے اردگرد سبزیوں وغیرہ کی کاشت کی جائے اور ایسے انتظامات کئے جائیں کہ شہریوں کو سبزیاں، انڈے وغیرہ سستے داموں مل سکیں۔ انہوں نے کہا کہ دیجی ٹیبل گھی بھی سستا ہونا چاہیئے۔ اس طرح عمارتی سامان بھی مناسب قیمتوں پر مہیا ہونا ضروری ہے صدر نے نجی شعبہ میں صنعتی ترقی کی تعریف کی۔ مگر انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے صنعت کار ترقی کے فوائد صرف اپنے تک محدود رکھتے ہیں اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ ملک میں دولت کی ایک مقدار چند ہاتھوں میں جمع ہوگئی ہے۔ اور بعض قسموں کی اجارہ داریاں قائم ہوگئی ہیں۔

صدر مملکت نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ اشیاء تیار کرنے والے خود ہی تھوک فروش بھی ہیں اور وہ یہ کام دوسروں کے سپرد کرنا پسند نہیں کرتے انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہونے دیگی۔

جالدی میں تیل برآمد ہونے کے واضح امکانات

چاٹگانگ ۲۱ اپریل نیشنل پریس ٹرسٹ کے چیئرمین میجر جنرل ضیاء الدین نے جو اپنا موجودہ عہدہ سنبھالنے سے قبل تیل اور قدرتی گیس کی کارپوریشن کے چیئرمین تھے بتایا ہے کہ مشرقی پاکستان میں جالدی کے مقام پر تیل برآمد ہونے کے اچھے امکانات ہیں انھوں نے کہا روسی اور پاکستانی ماہرین نے اس مقام پر جو کھدائی کی ہے اس سے کامیابی کی توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں۔

میجر جنرل ضیاء الدین نے بتایا کہ جالدی کے مقام پر پہلے کنوئیں میں ۸۰۰۰ فٹ تک کھدائی کی گئی ہے اور اس سے مفید معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ چنانچہ اب پہلے کنوئیں سے مغرب کی طرف کچھ فاصلہ پر کھدائی کی جارہی ہے انھوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تیل کی تلاش کے سلسلہ میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں اب تک جو کام ہوا ہے وہ تسلی بخش ہے۔